احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 31 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 31 اکتوبر 2003ء 5 رمضان 1424 ہجری - 31 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 249

افطاری کی دعا

حضرت معاذ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کر رہا ہوں

(سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب القول عندالافطار حدیث نمبر 2010)

رمضان المبارک کے ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پرمعارف ارشاد

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں اور ان ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں مگر یاد رکھیں ان کا اصلی مقصود یہی ہو کہ خدا مل جائے۔ دنیا کے لئے بھی اگر دعا کریں تو منع نہیں مگر مدنظر یہ ہو کہ دنیا کی جتنی بھی حاجات ہیں ان کا مانگنا تو ایک ذریعہ اور بہانہ ہے خدا تعالیٰ سے ملنے کا اصل چیز خدا کی محبت اور اس کا قرب ہی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے محبوب سے جدا ہو کر جب جاتا ہے۔ اور اسے کوئی اور بات یاد آ جاتی ہے۔ تو پھر ملنے کے لئے واپس آ جاتا ہے۔ اس وقت وہ دل میں خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملاقات کا ایک اور موقعہ مل گیا اور ایک اور موقعہ پیدا ہو گیا۔ پس اس نیت اور اس ارادہ سے خدا کے سامنے جاؤ پھر خواہ اولاد مانگو۔ خواہ مال مانگو۔ خواہ مدارج میں ترقی مانگو۔ خواہ اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرو۔ یہ سب کر سکتے ہو مگر جب بھی تم کچھ مانگ رہے ہو یہی سمجھو کہ اس چیز کو نہیں بلکہ خدا کو مانگ رہے ہیں۔ اس حالت میں اگر وہ چیز تم کو نہ بھی ملے تو ناامیدی اور بددلی نہ ہوگی۔ کیونکہ اصل غرض تو خدا تھی۔ وہ چیز تو محض بہانہ تھی۔ اصل غرض پوری ہوتی جا رہی ہے تو دوسری چیزوں کا کیا ہے۔ اس وجہ سے مایوسی نہ ہوگی۔ پس یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کو مانگو آج کل برکات کے دن ہیں۔ جتنا انسان ایمان میں ترقی کرتا جائے اس کے لئے ایسے دن پیدا ہو جاتے ہیں مگر ہر دن ایسا نہیں ہوتا کہ عید کا دن ہو۔ بے شک ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے لئے ہر روز روز عید نیست والی مثال غلط ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے ہر روز عید بنا دیتا ہے۔ مگر باقیوں کے لئے خاص مواقع ہوتے ہیں۔ دیکھو بادشاہ کا ایک مقرب تو روزانہ اسے مل سکتا ہے۔ مگر ہر شخص روزانہ نہیں مل سکتا۔ وہ تو جب دربار منعقد ہوگا۔ یا جو خاص دن ملنے کا مقرر ہوگا اسی دن مل سکے گا۔ رمضان کے دن ایسے ہیں کہ ہر شخص خدا سے مل سکتا ہے۔ پس ان بابرکت ایام کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ان دنوں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے بھی اور پھر ساری دنیا کے لئے بھی۔ کیونکہ سب لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی تباہی سے ہمیں رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے لئے دعائیں کی جائیں جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں پھر ہم بخیل نہیں ہیں۔ وہ خدا جو مومنوں کو رزق دیتا ہے۔ وہی کافروں کو بھی دیتا ہے ان کے لئے بھی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ وہ ہدایت سے دور ہیں۔ پھر ہماری دعائیں ختم نہ ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے سامان انہی تک نہیں محدود رکھے۔ جو خدا سے دور رہیں۔ بلکہ ان کو بھی دیتا ہے۔ جو خدا کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ انہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور ان کے دلوں کے زنگ دور ہو جائیں۔ تا کہ خدا تعالیٰ اور دین کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ پس ہمیں وسیع دعا کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہمارے پیدا کرنے والے کی رحمت وسیع ہے۔ ہم کبھی تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی صفات حاصل نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی صفات ہمارے اندر جلوہ گر نہیں ہو جاتیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 126)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

کمیٹی کفالت یتامیٰ کے تحت بے سہارا یتیم بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ اور سال میں ایک یا دو مرتبہ مربیان سلسلہ ان بچوں کے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ حال احوال پوچھتے ہیں، نماز، تلاوت قرآن کریم، جماعت کے ساتھ رابطہ اور اجلاسات میں شرکت وغیرہ کے بارہ میں جائزہ لیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی کوئی کمزوری یا کمی محسوس کی جاتی ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے اس کام کو اللہ تعالیٰ کار خیر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

"یہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارہ میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے"

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں" (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

آج دنیا میں واحد جماعت "جماعت احمدیہ" ہے جو باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کی خبر گیری کر رہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 450 گھرانوں کے 1500 سے زائد یتیم بچے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ کی زیر نگرانی پرورش پا رہے ہیں احباب وخواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ یہ صاحب ثروت احباب کے لئے حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کے نام چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوا کر بغیر وعدہ کے بھی اس تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

یتیموں کی خدمت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں کہ

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں (اکٹھے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حدیث کا مصداق بنائے اور کفالت یتامیٰ کے فرض کو ادا کرنے کی توفیق دے۔

روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

سوال: روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے؟

جواب: ''خدا کے فضل سے''۔

سوال: ہمیں کچھ کہنا چاہئے کہ روحانی زندگی ہم کو مل جاوے؟

جواب: ہاں۔ دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں۔ اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے۔ جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے۔ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

یہ دل نے کس کو یاد کیا

یہ دل نے کس کو یاد کیا سپنوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سپنے جاگ اٹھے ہیں خوابوں نے نور کمایا ہے
گل بوٹوں، کلیوں، پتوں سے، کانٹوں سے خوشبو آنے لگی
اک عنبر بار تصور نے یادوں کا چمن مہکایا ہے
گل رنگ شفق کے پیراہن میں قوس قزح کی پینگوں پر
اک یاد کو جھولے دے دے کر پگلے نے دل بہلایا ہے
دیکھیں تو سہی دن کیسے کیسے حسن کے روپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو بکھرایا ہے
جس رخ دیکھیں ہر من موہن تیرا ہی مکھڑا تکتا ہے
ہر اک محسن نے تیرے حسن کا ہی احسان اٹھایا ہے
مرے دل کے افق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈوب چکے ہیں ان کی یادوں نے منظر دھندلایا ہے
جب مالی داغ جدائی دے مرجھا جاتے ہیں گل بوٹے
دیکھیں فرقت نے کیسے پھول سے چہروں کو کملایا ہے
یہ کون ستارہ ٹوٹا جس سے سب تارے بے نور ہوئے
کس چندرما نے ڈوب کے اتنے چاندوں کو گہنایا ہے
کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اٹھتا ہے دھواں آہوں کی طرح
اک درد بہ داماں سرمئی رت نے سارا افق کجلایا ہے
کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہو گا
ہیں سچے دل اس کی دولت اخلاص اس کا سرمایا ہے
اے دشمن دیں ترا رزق فقط تکذیب کے تھوہر کا پھل ہے
شیطاں نے تجھے صحراؤں میں اک باغ سبز دکھایا ہے
میں ہفت افلاک کا پنچھی ہوں مرا نور نظر آکاشی ہے
تو اوندھے منہ چلنے والا اک بے مرشد چوپایہ ہے
ساتھی دکھ کے دکھ بانٹ کے اپنا تن من دھن اپنا بیٹھے
ساتھی سکھ کے تو پرائے سے ہیں کون گیا، کون آیا ہے
غفلت میں عمر کی رات کٹی دل میلا بال سفید ہوئے
اٹھ چلنے کی تیاری کر سورج سر پر چڑھ آیا ہے

کلام طاہر

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین ۔ ازواج مطہرات کا تعارف

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

قسط نمبر 3 آخر

حضرت صفیہؓ

جب خیبر فتح ہوا تو قیدیوں میں حضرت صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبیؓ کے حصہ میں آئیں۔ اس پر صحابہ میں سے کسی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں صورتحال عرض کی اور کہا۔ یا رسول اللہؐ آپ نے صفیہ ؓ کو دحیہؓ کے حوالے کر دیا ہے حالانکہ وہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی شہزادی ہیں۔ وہ آپؐ کے علاوہ کسی اور کے مناسب نہیں ہیں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یذکر فی الفخذ) آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے اصرار پر اور حفظِ مراتب کا خیال کرتے ہوئے اس شہزادی کے بارہ میں حضرت دحیہ ؓ کو پیغام دیا جس پر انہوں نے لبیک کہتے ہوئے صفیہ ؓ کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کے سامنے حضرت صفیہؓ پیش ہوئیں تو آپؐ نے ان کی تکریم کی اور فرمایا کہ تم اپنے دین پر رہنا چاہو تو تمہارا اختیار ہے، تم پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں۔ ہاں اگر اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرو تو اس میں بہر حال تمہاری بھلائی ہے۔ صفیہؓ نے اللہ، اس کے رسول اور اسلام کو اختیار کر لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا (واقدی۔ غزوۂ خیبر) اور یہ اختیار بھی دیا کہ اگر وہ چاہیں تو آپؐ کے عقد میں آسکتی ہیں اور اگر چاہیں تو اپنے خاندان والوں کے پاس جاسکتی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنے کو ترجیح دی۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین) آپؐ نے ان کو اپنی زوجیت میں لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر قرار دیا۔ چنانچہ یہ شادی صفر ۷ھ (جون ۶۲۸ء) میں واقع ہوئی۔

حضرت صفیہؓ نے جب آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنا پسند کیا تو صحابہؓ اس انتظار میں ہو گئے کہ اگر آپؐ حضرت صفیہؓ کو پردہ میں لے آئے تو پھر وہ امہات المومنین میں سے ہونگی اور اگر پردہ نہ کرایا تو پھر کنیز کے طور پر ہوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کو پردہ اوڑھا دیا جس سے سب کو علم ہو گیا کہ آپ ؓ آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ خیبر سے واپسی پر تیسرے دن آنحضرت ﷺ مع لشکر جب صہباء کے مقام پر پہنچے تو باقاعدہ شادی کے لئے تیاری کی گئی۔ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ امّ سلیم نے حضرت صفیہ ؓ کو دلہن بنایا اور یہ شادی قرار پا گئی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو دستر خوان بچھانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اس پر کھجوریں، گھی اور پنیر اکٹھا کر کے رکھ دیا گیا جو سب نے مل کر کھایا۔ یہی اس شادی کا ولیمہ تھا۔ جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ کوئی چیز نہ تھی۔ (بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

حضرت صفیہؓ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد دس ہے۔ آپؓ کا انتقال رمضان ۵۰ھ میں ہوا۔ (الاستیعاب حضرت صفیہؓ) اس وقت آپؓ کی عمر تقریباً ۶۰ برس تھی۔ آپ ؓ کو خیبر سے مدینہ کے سفر کے دوران وادی القریٰ اور فدک کے غزوات میں آنحضرت ﷺ کی معیت نصیب ہوئی۔ نیز آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت بھی ملی۔

حضرت اُمّ حبیبہؓ

اُمّ حبیبہؓ کا اصل نام رملہ بنت ابوسفیان تھا۔ ان کے پہلے شوہر عبید اللہ بن جحش سے ان کی ایک بیٹی تھی جس کا نام حبیبہ تھا۔ اسی کنیت کی وجہ سے آپ اُمّ حبیبہ کہلاتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے آپ ؓ کا نکاح حضرت صفیہؓ سے پہلے ہوا تھا لیکن آپ ؓ آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت صفیہؓ سے بعد میں تشریف لائیں۔

آنحضرت ﷺ نے جب مہاجرین حبشہ کو واپس بلوانے کے لئے حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ کو شاہ حبشہ نجاشیؓ کے پاس بھجوایا تو ان کے ہاتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ وہ اُمّ حبیبہؓ سے آپ کا نکاح پڑھا دیں۔ یہ پیغام ملتے ہی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں شاہ حبشہ نے اس نکاح کے لئے تیاری شروع کر دی۔ (ابن سعد۔ ازواج مطہرات) ان کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اسی نے ان کے لئے جہیز بھی تیار کیا۔ (نسائی کتاب النکاح باب القسط فی الاصدقۃ و مسند احمد) اور حضرت امّ حبیبہ ؓ کو پیغام بھجوایا کہ نکاح کے لئے آپ اپنا کوئی وکیل مقرر کر دیں۔ اس کی تعمیل میں آپؓ نے حضرت خالد بن سعید بن العاصی ؓ کو بلا بھیجا اور انہیں اپنا وکیل مقرر فرمایا۔ خالد بن سعیدؓ ابتدائی صحابہؓ میں سے تھے اور حضرت اُمّ حبیبہؓ کے خاندان میں سے تھے۔ شام کو نجاشیؓ نے حضرت جعفر ؓ کو اور وہاں موجود دیگر سب مسلمانوں کو بلا بھیجا۔ جب سب جمع ہو گئے تو نجاشیؓ نے اس نکاح کا اعلان کیا اور آپ ؓ کا حق مہر چار ہزار درہم مقرر کیا۔ (ابوداؤد کتاب النکاح، باب الصداق و سنن نسائی کتاب النکاح باب القسط فی الاصدقۃ) یہ نکاح محرم ۷ھ (مئی ۶۲۸ء) میں ہوا آپؓ ربیع الاوّل ۷ھ (جولائی ۶۲۸ء) میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچیں۔

اس کے فوراً بعد مدینہ جانے کے لئے سب مہاجرین کی تیاری شروع ہو گئی تو ان کے ساتھ نجاشیؓ نے اُمّ حبیبہ ؓ کو بھی تیار کروایا اور شرجیل بن حسنہؓ کی حفاظت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ بھجوایا۔ (نسائی کتاب النکاح باب القسط فی الاصدقۃ و ابن سعد) جب حضرت اُمّ حبیبہؓ حبشہ سے مدینہ تشریف لائیں تو اس وقت آپؓ کی عمر تیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ (ابن سعد ذکر ازواج مطہرات)

حضرت اُمّ حبیبہؓ کے سگے بھائی کا نام یزید بن ابی سفیان تھا۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے اور فتح شام کی مہمات میں اسلامی لشکر کے سرداروں میں سے تھے۔ آپؓ کے دوسرے بھائی امیر معاویہؓ تھے جو آپؓ کی دوسری والدہ سے تھے۔ یہ سلطنتِ بنی امیہ کے بانی تھے۔

حضرت اُمّ حبیبہؓ ۴۴ھ میں مدینہ میں فوت ہوئیں۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر تقریباً ستاسٹھ سال تھی۔ آپ ؓ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ۶۵ ہے۔

حضرت میمونہؓ

حضرت میمونہؓ بنت الحارث الہلالیہ کا اصل نام برّہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جس طرح حضرت جویریہؓ کا نام بدل دیا تھا اسی طرح ان کا بھی برّہ نام بدل کر میمونہ رکھا۔ حضرت میمونہ آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی بیوی حضرت اُمّ الفضل بن الحارثؓ کی حقیقی بہن تھیں۔ آپؓ کی دوسری بہن لبابۃ الصغریٰ حضرت خالد بن ولیدؓ کی والدہ تھیں اور آپؓ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیسؓ کی ماں جائی بہن بھی تھیں۔ اسلام سے قبل حضرت میمونہؓ کی شادی ایک شخص مسعود بن عمرو ثقفی سے ہوئی تھی لیکن ان میں علیحدگی ہو گئی۔ بعد ازاں آپؓ ابورہم عبد العزیٰ سے بیاہی گئیں۔ اس کی وفات کے بعد آپؓ نے ایک عرصہ بیوگی کی حالت میں گزارا۔ (سیرت الحلبیہ بارہواں نکاح حضرت میمونہؓ) حضرت عباسؓ جو حضرت میمونہؓ کے بہنوئی تھے اُن کو اِن کی شادی کی فکر تھی۔ ان کی تحریک پر آنحضرت ﷺ نے اس رشتہ کو منظور فرمایا۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت جعفر ؓ کو اپنے لئے رشتہ کا پیغام دے کر حضرت میمونہؓ کے پاس بھیجا۔ میمونہؓ نے یہ پیغام حضرت عباسؓ کے سامنے پیش کیا تو آپؓ نے اس کو قبول کرتے ہوئے ان کا نکاح آنحضرت ﷺ سے چار سو درہم حق مہر کے عوض طے کیا اور اس نکاح کا اعلان بھی حضرت عباسؓ نے کیا۔ یہ نکاح تو مکہ میں ہوا مگر رخصتانہ سرِف کے مقام پر ہوا۔ (زرقانی و فتح الباری شرح بخاری کتاب المغازی زیرِ حدیث عمرۃ القضا و ابن ہشام وشبلی) یہ شادی ذوالقعدہ ۷ھ (مارچ ۶۲۹ء) میں ہوئی۔

یہ آنحضرت ﷺ کی آخری شادی ثابت ہوئی اور حضرت میمونہ ؓ آنحضرت ﷺ کی گیارہویں زوجہ مطہرہ تھیں جو آپؐ کے حرم میں آکر امّ المومنین بنیں۔

حضرت میمونہؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے اسی جگہ کو اپنی تدفین کے لئے منتخب فرمایا جہاں آپؓ شادی کے بعد آنحضرت سے پہلی بار ملی تھیں۔ چنانچہ ۵۱ھ میں مکہ سے سات میل کے فاصلہ پر تنعیم کے پاس سرِف کے مقام پر آپؓ کی وفات ہوئی اور وہیں مدفون ہوئیں۔ آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ نے کل ۷۶ حدیثیں روایت کی ہیں۔

☆☆☆

حضرت ماریہ قبطیہؓ

آنحضرت ﷺ نے مصر اور اسکندریہ کے موروثی حاکم مقوقس کو تبلیغی خط لکھا تھا۔ اس نے آنحضرت ﷺ کی بیعت تو نہیں کی مگر اپنے جواب میں آپؐ سے اپنی عقیدت کے اظہار میں بہترین نمونہ ظاہر کیا اور اس خط کے ہمراہ حسب ذیل اشیاء آپ ؐ کی خدمت میں بھجوائیں۔

دو بہنیں یعنی حضرت ماریہ بنت شمعون و حضرت سیرین رضی اللہ عنہما، ایک خاص قسم کا شہد، ایک ہزار مثقال سونا، ۲۰ خاص قسم کے نرم کپڑے، ہلکے سلیٹی رنگ کی ایک طاقتور خچر جس کا نام دُلدل تھا، ایک گدھا جس کا نام عفیر تھا یا یعفور اور ایک بوڑھا شخص جس کا نام مابور تھا۔ جس کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ حضرت ماریہ ؓ کا بھائی تھا یا چچازاد تھا۔ ان کے علاوہ اس نے

کچھ مال بھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ (زرقانی والاصابہ واسد الغابہ)

ان کی مدینہ میں آمد کب ہوئی؟ کتب تاریخ میں معین طور پر مہینہ وغیرہ کا ذکر موجود نہیں لہٰذا سب اس پر متفق ہیں کہ وہ ۷ ھ (۶۲۸ء) میں مدینہ میں تشریف لائیں۔ واقعات کی ترتیب کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آمد کا مہینہ ماہ رجب یا اس کے بعد کا مہینہ تھا۔

حضرت ماریہؓ اور حضرت سیرینؓ عیسائی مذہب کی پیروکار تھیں۔ ان کو قبطی قوم میں بڑا درجہ اور مقام حاصل تھا۔ مصر سے آتے ہوئے راستہ میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے ان دونوں کو اسلام کی تبلیغ کی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مابور نے راستہ میں اسلام قبول نہیں کیا بلکہ وہ مدینہ آکر بعد میں مسلمان ہوا۔ جب یہ دونوں بہنیں اس مختصر سے قافلہ میں مدینہ پہنچیں تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ماریہؓ کو اپنے عقد میں لے لیا اور انہیں شروع سے ہی پردہ کرایا اور حضرت سیرینؓ کو عرب کے مشہور شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے عقد میں دے دیا۔ (زرقانی ذکر سراریہ)

حضرت ماریہؓ سفید رنگ کی گھنگھریالے بالوں والی دوشیزہ تھیں کہ حضرت عائشہؓ فکرمند ہو گئیں اور فرمایا کہ مجھے ماریہ کے سوا کسی اور عورت کے بارہ میں ایسی فکر نہیں ہوئی۔ (الاصابہ حضرت ماریہؓ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ماریہؓ کو شروع میں ہمارے ہمسایہ میں حارثہ بن النعمان کے گھر میں رکھا جہاں وہ دن رات آتے جاتے تھے۔ پھر انہیں مدینہ میں ایک دوسری جگہ منتقل کر دیا جو "العالیہ" کے نام سے مشہور تھی۔ وہاں بھی آپؐ آتے جاتے تھے اور یہ ہم پر بہت گراں گزرتا تھا۔ آخر وقت تک حضرت ماریہؓ اسی جگہ مقیم رہیں۔ ذوالحجہ ۸ ھ (مارچ ۶۳۰ء) میں آپؓ کے بطن سے آنحضرت ﷺ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپؐ نے ابراہیمؑ رکھا۔ (الاصابہ حضرت ماریہؓ)

ازواجِ مطہرات کی حرمت

اور ان کا تقدس

آنحضرت ﷺ کو جب مزید شادی کی ذمہ داری سے آزاد ہونے کا حکم ہوا تو ساتھ ہی مومنوں کو بھی یہ حکم ہوا: "کہ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں (میں سے کسی) سے شادی کرو"۔ (احزاب:53)

اس حکم کی منجملہ حکمتوں اور وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج قرآنی حکم اَزْوَاجُـهٗ اُمَّهٰـتُهُـمْ (الاحزاب:7) کے مطابق مومنوں کی مائیں تھیں۔ یہ ایک الگ اور امتیازی شان کا مقام اور مقدس رشتہ تھا جس کی نظیر کسی اور مرتبہ یا رشتہ میں نہیں پائی جاتی۔ اس مقام اور مقدس رشتہ کے ناطے کسی مسلمان کا ان کے ساتھ شادی کرنے کا رشتہ بنتا ہی نہ تھا۔

ازواج مطہرات کے مقام اور منصب کے ساتھ ان کے سپرد تعلیم دین کے فریضہ کے تقدس کا تقاضا بھی یہی تھا کہ آپؐ کے وصال کے بعد کسی اور شخص کو یہ اجازت نہ ہو کہ ان سے شادی کرے۔ اس سے ان عالی اغراض و مقاصد کا اندازہ ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی شادیوں میں خدا تعالیٰ کے پیش نظر تھے۔

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات سے دوسروں کو شادی کرنے کی اگر اجازت ہوتی تو اس سے اُس وحدت ملی کا شیرازہ بکھر جاتا جس کی بنیاد آنحضرت ﷺ نے باندھی تھی۔ قبائل، اقوام اور مذاہب کو ایک لڑی میں پرونے کے لئے اس زمانہ کی شادیاں خاص اور بنیادی اہمیت کی حامل تھیں۔ ان شادیوں سے جس طرح قبائل و اقوام آنحضرت ﷺ کی ذات کے مرکزی نقطہ کے ساتھ منسلک ہو گئی تھیں، اگر اسے دوبارہ کھول دیا جاتا تو ہر زوجہ مطہرہ کے ساتھ دوسرے شخص کی شادی ہو جانے کی وجہ سے اس کا قبیلہ اپنا الگ تشخص قائم کر لیتا اور سارا معاشرہ آناً فاناً قومی انتشار کا شکار ہو جاتا۔ یہ بھی ایک بڑی حکمت تھی جو اس الٰہی حکم میں نظر آتی ہے۔

پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح بعض دیگر رشتوں کی حرمت قائم فرمائی اسی طرح ازواج مطہرات کے رشتہ کی بھی حرمت قائم فرما کر مومنوں کے لئے ان سے شادی ممنوع قرار دے دی۔

تحریک جدید کی خدمت سے

رحمت کا حصول

✿ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے- اسے ان دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے- اس کو ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے- جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول دیا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے-" (المصلح 13 جنوری 1953ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

محمد اکرم عمر صاحب

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے مثالی نومبائعین

مسٹر بلال اور ان کی فیملی

مسٹر بلال (پابلو چوب کوک) اور ان کی فیملی (اہلیہ اور دو بیٹیاں) گوئٹے مالا کے پہلے مقامی ریڈ انڈین احمدی نوجوان ہیں جو ایک سال قبل اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ احمدی ہوئے۔ آج کل یہ خادم بیت الذکر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ گوئٹے مالا سے قریباً تین سو کلومیٹر دور ایک دیہات میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم کے بعد جبری فوجی بھرتی کے تحت دو سال بطور فوجی کام کرتے رہے۔ وہاں سے فراغت کے بعد اپنے والد کے ساتھ کھیتی باڑی میں ہاتھ بٹانے لگے۔ شادی کے بعد روزگار کی تلاش میں گوئٹے مالا شہر کے قریب ایک ڈیری فارم میں کام کرنے لگے۔ ان کے بارہ میں ہمیں ایک قصاب دوست نے بتایا جس سے ہم عیدالاضحیٰ کے لئے بکرے خریدا کرتے تھے۔ کہ وہ ایسے نوجوان کو جانتے ہیں جو کسی بدعادت میں مبتلا نہیں اور تابع فرمان جوان ہے۔ ہمیں ان دنوں ایک خادم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ہم نے مسٹر پابلو چوب کوک کو بلا کر خادم رکھ لیا۔ وہ بیت الذکر میں نمازوں، جلسوں دینی پروگراموں کو دیکھتے رہے اور بالآخر ایک دن خوشی سے بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان کی بیعت مع پوری فیملی منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں بھجوادی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی سعید فطرت کے نتیجہ میں انہیں بہت جلد گوئٹے مالا کے مثالی نومبائعین میں شامل فرما دیا۔ انہوں نے تین چار ماہ میں پوری نماز سیکھ لی، قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کر لیا اور اب نماز باترجمہ بھی کافی سیکھ چکے ہیں۔ ان کی دونوں بیٹیاں جو بمشکل تین چار سال کی ہیں کافی نماز یاد کر چکی ہیں اور قاعدہ یسرنا القرآن بھی سیکھ رہی ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ بھی نماز سیکھ رہی ہیں۔

نماز جمعہ میں پوری فیملی کے افراد مکمل لباس اور پوری صفائی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اگرچہ برادر بلال پابلو کا الاؤنس بہت تھوڑا ہے مگر اس سے باشرح چندہ ادا کرتے ہیں۔ چندہ عام، جلسہ سالانہ، تحریک جدید، وقف جدید تمام لازمی چندوں میں شامل ہیں۔ اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خادم بیت الذکر کی ڈیوٹی کے علاوہ یوم دعوت الی اللہ، وقار عمل، اجلاسوں میں پورے جوش سے شامل ہوتے ہیں۔ اور رشتے داروں اور دوستوں میں خوب دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مبشر خوابوں سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا میں مزید برکت دے۔ آمین

دو احمدی بہنیں

ہماری دو مخلص گوئٹے مالن احمدی بہنوں کے اسماء ماری مروکین اور وکی مروکین ہیں۔ دونوں بہنیں ایک مقامی پرائیویٹ سکول میں پڑھاتی ہیں۔ دونوں بہنیں ایک کیتھولک فیملی سے تعلق رکھتی ہیں جن کے پانچ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان بہنوں سے قبل ان کے بھائی، بھابھی، اور بھتیجے نے بیعت کی۔ قبل ازیں ان پر بھائی اور بھابھی کی دعوت الی اللہ کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا بلکہ جب انہیں پتہ چلا کہ ان کے بھائی نے بیعت کر لی ہے تو بہت افسردہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اگر بھائی نے مذہب بدلنا بھی تھا تو احمدی نہ ہوتا باقی جو مرضی مذہب اختیار کر لیتا۔ کیونکہ یہ تو دہشت گرد ہیں اور کئی کئی بیویاں رکھتے ہیں۔ بھائی نے انہیں سمجھایا کہ جو دین اس نے اختیار کیا ہے وہ احمدیت ہے جو دہشت گردی اور تعصب اور اخلاقی گراوٹ سے پاک ہے۔ لیکن وہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھیں۔

انہیں احمدیہ بیت چل کر کانفرنس کے سننے اور سوالات کرنے کی دعوت دی جاتی تو قبول نہ کرتیں۔ آخر ایک دن ان کے بھائی نے انہیں کہا کہ وہ گھر میں ہی نماز کا منظر تو دیکھ لیں۔ اس پر وہ مان گئیں۔ ان کے بھائی نے ان کے سامنے وضو کیا، پھر مصلے پر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ نماز کے منظر نے ان پر ایسا اثر کیا کہ وہ بھی ساتھ شامل ہو گئیں اور نماز کے بعد حیرت سے کہنے لگیں کہ کیا ہی پیاری پرسکون عبادت ہے۔ اس کے بعد وہ باقاعدہ نمازوں میں شامل ہونے لگیں۔ پھر ان بہنوں نے بیعت سے پہلے چندہ دینے کی خواہش کا اظہار کیا جو خاکسار نے بخوشی قبول کی۔ اس طرح ان کا جماعت سے تعلق پیدا ہو گیا۔ پھر وہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے لگیں اور جلسہ سالانہ 1999ء کے موقع پر بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد دعوت الی اللہ، عبادات اور چندہ کی باقاعدہ ادائیگی میں مسابقت اختیار کر لی۔ اپنے سکول کے ڈائریکٹر کو بیت الاول میں مدعو کیا اور پھر اس کی اجازت سے سکول میں خاکسار کو بلا کر کئی لیکچرز کروائے جنہیں خود ڈائریکٹر سکول اور طلباء نے بہت سراہا۔

اگرچہ یہاں روحانی لحاظ سے زمین بڑی سنگلاخ ہے لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان احمدی مخلصین کے ذریعہ روحانی آبیاری کے چشمے پیدا کئے ہیں امید ہے اور بھی چشمے ان پتھروں سے ابلنے لگیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان پیدا شدہ چھوٹے چھوٹے روحانی چشموں کو کبھی خشک نہ ہونے دے بلکہ ہمیشہ ان سے ایسا صاف اور شیریں پانی بہتا رہے جو اس ماحول میں بسنے والوں کے لئے روحانی امراض سے شفایابی کا موجب ہو اور یہ سارا علاقہ روحانی لحاظ سے سرسبز و شاداب ہو جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2003ء)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مسئلہ اقلیت اور اکثریت

روزنامہ نوائے وقت لاہور 28 اکتوبر 1991ء کی اشاعت میں "آدھا راستہ" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

"بعض اوقات ہم اکثریت کے فیصلے پر سفر اختیار کرتے ہیں۔ یہ سفر بھی مشکوک ہوتا ہے اکثریت متلون ہوسکتی ہے، بے خبر ہوسکتی ہے، بے علم ہوسکتی ہے، غافل ہوسکتی ہے، آرام پرست اور آرام طلب ہوسکتی ہے۔ جہاں اکثریت کاذب ہو وہاں صداقت کا سفر کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر منافقین کی اکثریت کے حوالے کر دیا جائے تو بھی فیصلہ غلط ہوگا۔ اللہ نے بیان فرمایا کہ اگر منافقین رسول کے پاس آ کر یہ اعلان کریں کہ "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" تو اے حبیب! میں جانتا ہوں تو رسول ہے لیکن یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ منافق غلط کہتے ہیں" یعنی جھوٹے لوگ سچ بولیں تو بھی جھوٹ ہے وہ کوئی صحیح فیصلہ کریں تو بھی غلط ہے.......... وہ کسی صحیح منزل کی نشاندہی کریں تو بھی نتیجہ غلط ہوگا.......... سچ وہ جو سچے گروہ کا فیصلہ ہو.......... سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہت بہتر ہے۔ محض اکثریت پر مبنی سے فیصلے قابل غور ہیں۔ جب تک سچے لوگوں کی اکثریت نہیں ہوتی، جمہوری فیصلے غلط ہیں۔

..........کیا اب اکثریت سے پوچھا جائے گا کہ اسلام کیا ہوتا ہے اسے کیسے حقیقی معنوں میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات خدا سے پوچھی جائے، قرآن سے معلوم کیا جائے، اللہ کے رسول کے فرامین سے روشنی حاصل کی جائے۔ گردش لیل ونہار پر نگاہ رکھنے والے بیدار روح انسانوں سے رجوع کیا جائے وحدت کردار کا پھر سے پیدا ہونا مشکل نہیں ہے۔"

بے وضو نمازیں

جناب ڈاکٹر محمد اجمل نیازی صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

"مجید نظامی نے کہا کہ "صدر جنرل ضیاء الحق نے اتنا اسلام نافذ کیا کہ لوگوں نے بے وضو نمازیں پڑھنا شروع کر دیں"۔ ان کے قریبی دوست نجی محفلوں میں کہتے ہیں کہ وہ بھی اکثر بے وضو نمازیں پڑھ ڈالتے تھے۔ اقتدار کی کرسی پر بیٹھتے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے کچھ لوگوں کو یہ عادت پہلے سے تھی۔ جنرل ضیاء کے دور میں اس کا باقاعدہ رواج چل پڑا۔ پاکستان کے ایک سیاستدان نے مختلف جگہوں پر تین بار ایک ہی نماز پڑھی۔ پہلی نماز ہی وضوء سے نہیں تھی۔ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز نہیں ہوتی۔ سہروردی صاحب نے نماز عصر بھی دوبارہ پڑھی۔ پاکستان میں اب تک جو ہو رہا ہے منیر نیازی کا یہ شعر اس کی تخلیقی ترجمانی ہے۔

یہ نماز عصر کا وقت ہے: یہ گھڑی ہے دن کے زوال کی
یہ قیامتیں جو گزر گئیں: تھیں امانتیں کئی سال کی

جنرل ضیاء نے اسلام کے نام پر جو کچھ کیا اسے خلق خدا معاف بھی کر دے۔ خدا کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اب عوام اور اسلام کے نام پر فراڈ کرنے والوں کو لوگ پہچان تو گئے ہیں فی الحال ان سے بے نیاز ہیں۔ جنرل ضیاء سے زیادہ متنازعہ اور جھوٹا حکمران پاکستان میں نہ آیا ہوگا۔ صحافیوں اور سیاستدانوں کو کرپٹ کر کے اس نے یہ تاثر پھیلا دیا تھا کہ وہ بہت پارسا اور ذاتی طور پر دیانتدار آدمی ہیں۔ ساتھیوں کی کرپشن کی سرپرستی کرنے والے کو دیانتدار نہیں کہا جا سکتا انہوں نے مولویوں کو دھوکہ دے کر اپنے اردگرد جمع کر لیا..........

جنرل ضیاء پکا نمازی تھا۔ قائداعظم پکا نمازی بھی نہ تھا دونوں میں کیا فرق ہے۔ فرق صاف ظاہر ہے اس کا جواب بھی نظامی صاحب دیں تو اچھا ہوگا۔ نماز آدمی کو بدنی اور باطنی طور پر سنوارتی ہے۔ مگر ہمارے اکثر لوگ نماز پڑھ کے بھی نہیں پڑھتے۔ آخر نماز کی تاثیر کہاں گئی۔ ہمارے معاشرے میں اس کے اثرات کیوں نظر نہیں آتے۔ مسجد سے باہر نکلنے والے جھوٹ بولتے اور دھوکہ دیتے ہیں تو یہ نماز کی توہین نہیں ہے تو کیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے۔

میں جو سربسجدہ کبھی ہوا تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

یہ بھی مفکر پاکستان حکیم الامت اقبال کا شعر ہے۔

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

(روزنامہ "دن" لاہور 14 اپریل 2002ء)

فرقے

جناب طیب علی اطہر صاحب شیرکوٹی مذہبی فرقوں کے متعلق اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

مذہب ہے ایک مذہبی فرقے ہزار ہیں
اس واسطے ہم آج زمانے میں خوار ہیں
قبضہ ہے کاشمیر پر اہل ہنود کا
عربوں کی گردنوں پہ یہودی سوار ہیں

(روزنامہ خبریں 26 نومبر 98ء)

لفظ امت کا اطلاق

جناب فضل حق صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"میثاق مدینہ کا ذکر عام ہے علم کم ہے۔ اس میثاق میں جس مخلوق کو رسالت مآب نے امت کہہ کر پکارا ہے اس میں مدینے کے مسلمان، یہودی اور عیسائی سبھی شامل ہیں۔ اس عربی دستاویز کا ترجمہ سیرت ابن ہشام میں اور لفظ امت کا مفہوم ڈاکٹر شعبان کی کتاب تاریخ اسلام کی تعبیر نو میں تفصیلاً دستیاب ہے۔ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔"

(روزنامہ جنگ لاہور 24 اکتوبر 1985ء ص 3)

منافقت اور عیاری

جناب پروفیسر محمد سلیم صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہمارے دین نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ منافق کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ کھلا کافر ہونا اتنا برا نہیں جتنا منافق ہونا برا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں منافقت عروج پر ہے کہ نہ یہاں خالص مسلمان ملتا ہے نہ خالص کافر۔

بلند بانگ دعوے دونوں جانب سے کئے جاتے ہیں لیکن قریب جاؤ تو دونوں جگہ منافقت کارفرما نظر آتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 16 فروری 1986ء)

مخالفت دین حق

جناب فضل روپڑی صاحب نے اپنے منظوم کلام میں دین حق کے خلاف اغیار کی یلغار کا یوں ذکر فرمایا:۔

ساری قوموں میں ہے قائم اتفاق و اتحاد
ہے خلاف اسلام ہی کے سلسلہ بیداد کا
سارے کوشاں ہیں مٹانے کے لئے اسلام کو
امتحاں ہے حق و باطل کی اب استعداد کا
اک نظر بھاتا نہیں اسلام کا ان کو وجود
یا خدا فضل و کرم کر وقت ہے امداد کا

(ماہنامہ "محدث" لاہور اپریل 1986ء ص 13)

ندامتوں کا بوجھ

جناب نذیر ناجی صاحب نے روزنامہ نوائے وقت لاہور 21 ستمبر 1986ء کی اشاعت میں زیر عنوان "خودکش" لکھا:۔

"ایک غیر ملکی نے گزشتہ روز کے چند واقعات کا حوالہ دیا اور تباہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے طنزاً بولا۔ "بیت المقدس یہودیوں کے زیر انتظام نہ ہوتا تو خدا جانے تم لوگ الاقصیٰ کے ساتھ کیا سلوک کرتے۔" افغانستان، ایران، عراق اور لبنان میں جتنی مسجدوں کو مسلمانوں نے خود شہید کیا ہے شائد اتنے قلیل عرصہ میں کفار نے نہ کی ہوں۔"

انا کے حصار

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے اپنے 24 ستمبر 1986ء کے اداریہ بعنوان "اسلام۔ اجارہ داری کی سوچ کیوں؟" کے تحت تحریر کرتا ہے۔

"یہ دکھ کی بات ہے کہ بعض طبقوں نے اسلام کو ذاتی جائیداد بنا لیا ہے اور مذہبی علوم کی تشریح وتعبیر کی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ اس روش سے ایک سیدھا سیدھا یہ نقصان ہو رہا ہے کہ اسلامی قوتیں باہم متحدہ نہیں ہوسکتیں اور ان کے نفاق سے دشمن عناصر فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن اس روش کا ایک غیر محسوس نقصان یہ بھی ہے کہ نئی نسل اور خاص طور پر تعلیم یافتہ نوجوان مذہب سے باغی ہو رہے ہیں اور اس کے دل ودماغ میں اسلام کے خلاف نفرت کے جراثیم داخل کئے جا رہے ہیں۔ اسی فکری گمراہی کا شکار ہو کر وہ وطن دشمن عناصر کی جھولی میں جا گرتا ہے اور اگر اس کا قلب وذہن شدید ردعمل کی زد میں ہو تو وہ بھٹک کر تخریب کاروں کی صفوں میں جا شامل ہوتا ہے۔ قوم کے یہی نوجوان ہمارے مستقبل کے وارث اور مالک بننے والے ہیں اور اگر ہم نے انہیں اس طرح مذہب سے باغی اور متنفر بنانے کا عمل ترک نہ کیا تو نتیجہ سب کو معلوم ہے۔ اس صورت حال کو ہر پاکستانی افسوسناک قرار دے گا اور ہم نفاذ اسلام کے علم برداروں سے عرض کریں کہ وہ اپنی انا کے حصار سے باہر نکلیں، دیگر اسلامی قوتوں کو پہچاننے کی کوشش کریں اور باہم دست وگریباں ہو کر اپنی اور دوسروں کی قوت ضائع کرنے کے بجائے آپس میں اتفاق اور اتحاد کی فضا پیدا کر کے ایک دوسرے کے لئے طاقت کا باعث بنیں۔"

کوا حلال یا حرام

عطاء الحق قاسمی زیر عنوان "مسلمان ہونا ڈاکٹر این میری شمل کا!" تحریر فرماتے ہیں:۔

"ڈاکٹر شمل کے اسلام قبول کرنے پر ہم اتنے ایکسائٹڈ ہوئے کہ بعض انتہائی اہم اور بنیادی نوعیت کی باتیں ان کہی رہ گئیں۔ دراصل کچھ باتیں تھیں جو ہم ان سے پوچھنا چاہتے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ کا قبول اسلام سر آنکھوں پر مگر یہ بتائیں کہ آپ نے سنی مذہب قبول کیا ہے یا شیعہ مذہب؟ اگر آپ سنی ہوئے ہیں تو دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث میں سے آپ نے خود کو کس فرقے کے ساتھ منسلک کیا ہے؟ کیا آپ رفع یدین کو جائز سمجھتی ہیں، آمین بالجہر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، ہر اذان سے پہلے درود پڑھنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، حضور نور تھے کہ بشر تھے، کیا آپ حیات النبیؐ کی قائل ہیں، کیا حضورؐ کو غیب کا علم تھا۔ گیارھویں شریف کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کوا حلال ہے یا حرام ہے؟ نماز پڑھتے وقت ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں یا پیٹ پر، نیز اس طرح کے دوسرے تمام مسائل جن کا تعلق پیٹ سے ہے اس کے بارے میں اپنی رائے کا کھل کر

اظہار کریں تاکہ آپ کی نجات کے بارے میں علماء کسی حتمی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

یہ سوال جو ہم نے ڈاکٹر شمل سے پوچھے ہیں اپنے دوست مولانا فی سبیل اللہ فسادی کے کہنے پر پوچھے ہیں ورنہ ہم جیسے گنہگار مسلمانوں کے لئے محض ڈاکٹر شمل کا قبول اسلام ہی کافی اہمیت رکھتا ہے۔

ویسے مولانا فی سبیل اللہ فسادی نے چند تبلیغی کتابیں ہمیں دی ہیں کہ ہم ڈاکٹر شمل تک پہنچا دیں تاکہ ان کی نجات اخروی کے بارے میں کوئی شک نہ رہے۔ ان میں سے ایک کتاب "محاسن امرود درردمردود" ہے جس میں امرود کھانے کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں اور مستند حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ امرود کھاتے وقت جو مردود ان ہدایات پر عمل نہیں کرتے حشر میں ان کا انجام وہی ہوگا جو خواجہ محمد اسلام کی کتاب "مرنے کے بعد کیا ہوگا" میں بیان کیا گیا ہے۔ مولانا فی سبیل اللہ فسادی نے اپنی ایک اور تصنیف ڈاکٹر صاحب کے لئے عنایت کی ہے جس کا نام "ابطال الشبیہ فی نار تقبیح" ہے مولانا بہت دیر تک ہمیں اس کا موضوع سمجھاتے رہے مگر اس کی نوعیت اتنی عالمانہ ہے کہ یہ موضوع ہماری دسترس سے باہر ہے بس اتنا سمجھ میں آیا کہ اس کا تعلق تصویر کی اشاعت وغیرہ سے ہے۔ مولانا فی سبیل اللہ فسادی نے اپنی ایک اور گراں قدر تصنیف "آلہ مکبر الصوت جبل الموت" بھی ہماری معرفت ڈاکٹر صاحب کے مطالعہ کے لئے پیش کی ہے آج ڈاکٹر صاحب لاہور تشریف لانے والی ہیں ہم انشاء اللہ قبول اسلام کی خوشی میں مولانا کی علمی تصانیف کا یہ تحفہ ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت 12 اکتوبر 1986ء ص 3)

نشان تباہی

نوائے وقت 6/نومبر 1986ء ملی ایڈیشن ص 1 کالم نمبر 4 میں صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"لطف کی بات یہ ہے کہ خدا ایک ہے مگر امت ایک دوسرے کی نظر میں کافر و مشرک۔ رسول سراپا رحمت ہیں مگر امتی آپس میں لڑنے مرنے کو آمادہ و مستعد۔ قرآن ایک ہے مگر ماننے والے الجھے ہوئے ہیں۔ کعبہ ایک ہے مگر کعبے کی بیٹیاں یعنی مسجدیں محاذ جنگ بنی ہوئی ہیں۔ کلمہ ایک ہے مگر کلمہ گو باہم دست و گریباں ہیں..........

دنیا امت محمدی کو مسلمان کے طور پر دیکھتی ہے خواہ وہ مسلمان ایران کا شیعہ ہو، پاکستان کا سنی ہو، ہندوستان کا دیوبندی ہو اور سعودی عرب کا اہلحدیث ہو دنیا کے نقشے اور اقوام متحدہ کے دفتر میں یہ ممالک مسلمان سمجھے جاتے ہیں کوئی انہیں مشرک اور کافر، یہودی اور عیسائی ملک نہیں قرار دیتا۔ حج بیت اللہ مسلمان کرتے ہیں کوئی سکھ ہندو حج کو نہیں جاتا۔ قبلہ رخ نماز مسلمان پڑھتے ہیں کوئی یہودی اور بدھ نہیں پڑھتا مگر ہم ہیں کہ ابھی ہمارے اندر کفر و اسلام کا معرکہ برپا ہے اگر ہم ایک دوسرے کے فتووں کے مطابق کافر ہیں اور گمراہ، مرتد اور بدعتی مشرک اور گستاخ ہیں تو اس جزیرے کی ضرور نشاندہی کی جائے جہاں مسلمان بستے اور سانس لیتے ہیں۔"

ایک انٹرویو سے اقتباس

ایم۔اے۔کے چوہدری سابق ڈائریکٹر انٹیلی جنس سیارہ ڈائجسٹ ماہ اکتوبر 1986ء میں انٹرویو دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:۔

"جب میں 1953ء میں یہاں آیا تو ختم نبوت کے سلسلہ میں فسادات ہوئے۔ ٹولنٹن مارکیٹ کے پاس میری ڈیوٹی لگی ہوئی تھی جہاں میں ایک خیمے میں رہتا تھا اور جب مزنگ سے انارکلی سے اور لوئر مال سے کوئی جلوس نکلتا تھا تو اس کے پیچھے جا کر اسے منتشر کر دیا جاتا تھا۔ ابھی یونیورسٹی بند نہیں ہوئی تھی ایک دن چند غنڈے بدمعاش یونیورسٹی کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور جیسے ہی لڑکیاں باہر نکلیں انہوں نے ننگے ہو کر وہاں ڈانس کرنا شروع کر دیا۔ مجھے خاصی گھن آئی کہ ایک طرف ختم نبوت کے نعرے لگ رہے ہیں اور دوسری طرف ایسی بیہودہ حرکات۔ میں نے ان لڑکوں کو بہت مارا ان میں سے ایک تو بیہوش ہو گیا۔ میں نے ٹولنٹن مارکیٹ سے پانی منگوا کر اسے پلایا اور جب وہ ہوش میں آیا تو اسے پھر مارا اس پر انہوں یہ بات پھیلا دی کہ یہ تو قادیانی ہے اس لئے لڑکوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اسی رات آکر انہوں نے خیمے کو آگ لگا دی۔"

(سیارہ ڈائجسٹ لاہور جلد 43 شمارہ نمبر 10 اکتوبر 1986ء ص 22)

نظریہ پاکستان قائداعظم کی نظر میں

جناب حسن احمد صدیقی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اسلامیہ کالج پشاور میں انہوں نے یہ واضح اعلان کیا کہ ہم نے یہ خطہ زمین اس لئے حاصل کیا ہے کہ ہم دنیا کو اسلام کے زریں اصولوں پر عمل کر کے یہ ثابت کر سکیں کہ یہ اصول آج بھی اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح 1300 سال پہلے تھے ہاں وہ ملائیت کے ضرور خلاف تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ گزشتہ 800 سالوں میں ہمارے مذہبی پیشواؤں نے کس طرح مسلمانوں کو سائنسی علوم پر کام کرنے سے روکا اور ان کی راہ میں کتنی رکاوٹیں کھڑی کیں اور ان کا کیا حشر کیا جس کی وجہ سے آج دنیائے سائنس میں ایک بھی اوریجنل ایجاد مسلمانوں کی نہیں ہمارے تمام ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان دو نمبر کے ہیں کسی کا نام بھی کسی بھی چیز کے موجود کے لئے نہیں لیا جا سکتا آج ہم مغربی دنیا کی نقالی پر مجبور بنا دیئے گئے ہیں اور اس نقالی پر خوش بھی ہوتے ہیں کیونکہ ہم میں اوریجنل کام کرنے کی صلاحیت ہی پیدا نہ ہو سکی مسلمانوں کو اس زوال میں دھکیلنے والے یہ مذہبی پیشوا ہی ہیں۔ قائد ملت لیاقت علی خان نے بھی فرمایا تھا کہ ہم پاکستان میں پاپائیت قائم نہیں ہونے دیں گے وہ ایسا اسلامی معاشرہ چاہتے تھے جس میں ہر شخص سے سماجی انصاف ہو اس کو ترقی کے برابر کے مواقع حاصل ہوں ایسا معاشرہ جس کے اندر خشوع، تواضع، تحمل و بردبار ہو معلومات کے حصول، میانہ روی، تصادم سے اجتناب ہو علم حاصل کرنے کی صفات ہوں تاکہ یہ قوم جلد سے جلد عظمت کے مقام تک پہنچ سکے وہ چاہتے تھے کہ ایک محترم معاشرہ وجود میں لایا جائے اور بلند مقصد کو نصب العین قرار دے کر پاکستانی ایک ایسی طاقت بن کر ابھریں کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو نظر انداز کرنے کی پوزیشن میں نہ رہے۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور 16 مئی 2002ء)

موسم سرما میں تلور کا شکار

پاکستان میں تلور کی آبادی 25 ہزار سے زائد ہے

ہر سال موسم سرما کی آمد کے ساتھ تلور کے شکار کا موسم بھی جاگ اٹھتا ہے۔

سندھ، بلوچستان اور چولستان میں ایک نیا جہاں آباد ہو جاتا ہے۔ وسیع و عریض خیمے، بڑی بڑی گاڑیاں اور تربیت شدہ بازوں Falcon کی مزید تربیت ہونے لگتی ہے، انہیں تلور کے شکار کے بھولے ہوئے سبق یاد دلائے جاتے ہیں۔

تلور کا شکار بھی ان موضوعات میں سے ایک ہے، جن پر ہر سال لکھا جاتا ہے، ہر اخبار میں لکھا جاتا ہے اور ہر فورم پر یہ مسئلہ اجاگر کیا جاتا ہے مگر نتائج جوں کے توں ہی رہتے ہیں اور شکار کی ایک اور رت بیت جاتی ہے بغیر کسی تبدیلی کے۔

تلور موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی سابق سوویت یونین اور وسطی ایشیا کی ریاستوں سے ہجرت کر کے پاکستان، ایران، عراق، عرب اور شمال مغربی ہندوستان کے قدرے گرم خطوں کی جانب ہجرت کرتا ہے۔ ان علاقوں میں قیام کے دوران یہ پرندہ اپنی افزائش نسل بھی کرتا ہے۔ پاکستان میں تلور کے شکار پر پابندی 1972ء میں عائد کی گئی تھی۔ البتہ مشرق وسطی کے چند ارباب خاص کو شکار کیلئے اجازت ناموں کے اجراء کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

گزشتہ تقریباً 100 سال سے تلور کی نسل مائل بہ انحطاط ہے۔ اس نوع کی افزائش نسل مصنوعی طور پر کی جا رہی ہے۔ اس کی مثال آسٹریلوی تلور ہے۔

آسٹریلین تلور کے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ 1982ء میں قائم ہوا تھا۔ تلور کی Captivity میں افزائش نسل میں قابل ذکر کامیابی حاصل کی ہے۔

تلور کے شکار کے حوالے سے معروف عرب شکاری تلور کا شکار باز کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے بازوں کو خصوصی طور پر تربیت دی جاتی ہے۔ باز تلور پر جھپٹتے ہیں۔ دونوں میں ایک جھڑپ ہوتی ہے۔ جب باز تلور کو نڈھال کر کے زمین چاٹنے پر مجبور کر دیتا ہے تو یہ شکاری آگے بڑھ کر اسے ذبح کر دیتے ہیں۔ اگلے شکار کے لئے ایک نئے اور تازہ دم باز کو میدان میں اتارا جاتا ہے۔

ماہرین جنگلی حیات کے مطابق تلور کا شکار اگر بازوں کے ذریعے کیا جائے تو اس سے ان کی تعداد میں کمی نہیں آسکتی۔ باز کے ذریعے شکار کے مقابلے میں تلوروں کو جال کے ذریعے پکڑنے اور بندوق سے شکار کرنے سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ انڈے دینے سے پرواز کے قابل ہونے تک تلور کو بے شمار دشمنوں سے خطرات لاحق ہوتے ہیں اور ان سب سے بچ کر زندہ رہ جانے والے کچھ تلور بازوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔

تمام جانور اور پرندے دیگر جنگلی حیات جب اپنے قدرتی ماحول میں پیدا ہوتی ہے تو قدرت ہی کی جانب سے ان کی تعداد گھٹانے اور بڑھانے کا انتظام ہوتا ہے، بلیاں، لومڑیاں، گیدڑ اور بجو اور دیگر گوشت خور جانور اور پرندے ان کے انڈوں، بچوں کے ذریعے اپنی نسل برقرار رکھتے ہیں۔ ایک آزاد جنگلی باز یا کوئی دوسرا شکاری پرندہ کبھی کسی ایک جگہ سے شکار نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ایک وسیع و عریض علاقے کے مختلف مقامات سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ اس کے برخلاف پالتو بازوں کی پرورش کے لئے ایک ہی مقام سے ہزاروں پرندوں کو جال کے ذریعے پکڑ لیا جاتا ہے۔ یوں ان کے قدرتی توازن میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ہی علاقے میں تلور کے شکار سے تلور کی تعداد خطرناک حد تک کم ہو جاتی ہے۔

عرب سے آنے والے افراد کو باقاعدہ ضلع الاٹ کر دیے جاتے ہیں تاکہ وہ وہاں اطمینان اور سہولت سے شکار کرتے رہیں۔ یہ ضلع الاٹ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ان میں محفوظ علاقے شامل نہ ہوں مگر ہمارے ماحول دوست افراد یہ جان کر شاید زیادہ حیران ہوں کہ کہیں کہیں اس اصول کی بھی شاندار خلاف ورزی کی گئی ہے اور ایک آدھ الاٹی کی الاٹ کردہ ضلع میں نیشنل پارک بھی شامل ہے۔

پہلے یہ شکار اونٹوں پر ہوتا تھا مگر اب بھاری بھر کم گاڑیاں زمین کے سینے پر دوڑتی پھرتی ہیں۔ ان کے

نیچے جھاڑیاں، جڑی بوٹیاں سبھی کچھ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اس شکار کے حوالے سے ایک قانون یہ بھی تھا کہ تلور کے شکار کی اجازت صرف مخصوص لوگوں کو دی جائے گی۔ مگر خیر سے اس کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور ان تمام شرائط سے قطع نظر اجازت نامے کچھ اور لوگوں کو بھی دیے گئے ہیں۔

پاکستان میں تلور کی آبادی تقریباً 25 سے 30 ہزار ہے اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ اس میں سے صرف 10 ہزار جوڑے ہیں اور فی جوڑا اوسطاً تین انڈے دیتا ہے تب بھی 30 ہزار بچے پیدا ہوں گے۔ گویا محدود شکار کی اجازت دینے سے اتنا زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے تلور کے شکار پر عام پابندی کو سختی سے لاگو کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایسے سرکاری اداروں کا قیام عمل میں لانا چاہئے جو صرف جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کام کریں اور تلور کے غیر قانونی شکار اور اس کے انڈوں اور بچوں کی سمگلنگ کو روکیں۔ حکومت کو چاہئے کہ تلور کے شکار پر خصوصی ٹیکس عائد کر کے مذکورہ بالا اداروں کے قیام و انصرام کے لئے فنڈز بہم پہنچائے۔

(جنگ سنڈے میگزین 22 دسمبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

❋ مکرم پروفیسر (R) میاں محمد اشرف صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واہ کینٹ میں مورخہ 17 اکتوبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 6 بجے شام وفات پا گئے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز بروز ہفتہ بیت المبارک میں بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوی کے علاوہ ایک بیٹی چھوڑی ہے جو اس وقت میڈیکل کی سال دوم کی طالبہ ہے۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان سکالرشپ

DAAD اور جرمن کمپنی SIEMENS کے اشتراک سے مندرجہ ذیل مضامین میں سکالرشپ کا اعلان کیا گیا ہے۔

☆ الیکٹریکل، پاور، میکینیکل، پروڈکشن اور میکاٹرونکس انجینئرنگ، ☆ انفارمیشن و کمیونیکیشن ٹیکنالوجی۔ ☆ آٹومیشن ٹیکنالوجی۔

سکالرشپ کی درخواست دینے سے قبل جرمنی میں ماسٹر پروگرام میں داخلہ ہونا ضروری ہے اور سکالرشپ کے متعلق مکمل معلومات جرمن ایمبیسی سے یا اس سے سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

www.daad.de/download.html

(نظارت تعلیم)

تربیتی پروگرام اطفال

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام بلاکس کی سطح پر سہ روزہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقاریب کی مختصر رپورٹ پیش ہے:

❋ یمن بلاک۔ مہمان خصوصی مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید مورخہ 24 ستمبر بمقام بیت السلام دارالیمن وسطی حاضری 395۔

❋ نصر بلاک مہمان مولانا بشیر احمد قمر صاحب ناظر تعلیم القرآن مورخہ 15 ستمبر بمقام بیت احمد نصر وسطی حاضری 408۔

❋ علوم الف بلاک مہمان عبدالقدوس صاحب ناظم اطفال ربوہ مورخہ 25 ستمبر بیت لطیف علوم وسطی حاضری 367۔

❋ علوم ب بلاک مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل 29 ستمبر بمقام دارالبرکات حاضری 315۔

❋ صدر الف بلاک مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی 21 ستمبر کوارٹر تحریک جدید حاضری 182۔

❋ صدر ب بلاک مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ مورخہ 22 ستمبر بمقام بیت الانوار صدر شمالی حاضری 390

❋ رحمت بلاک مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مورخہ 23 ستمبر بمقام بیت الناصر (رحمت غربی) حاضری 290۔

❋ ناصر بلاک مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل مورخہ 20 ستمبر بمقام بیت الحمد ناصر آباد شرقی حاضری 325۔

❋ طاہر بلاک مصباح الدین صاحب نائب ناظم اطفال 23 ستمبر بمقام بیت الذکر بیوت الحمد حاضری 225۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں امریکہ کے صدر بش نے وائٹ ہاؤس میں 80 مسلم رہنماؤں اور سفارتکاروں کے اعزاز میں افطار ڈنر کا اہتمام کیا جس میں متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم شیخ ہمدان بن زید نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر امریکی صدر بش نے خطاب میں کہا کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہم اسلامی عقیدے کا احترام کرتے ہیں۔

بغداد میں دھماکے بغداد میں حملوں اور تشدد کے واقعات جاری ہیں۔ تازہ ترین دھماکوں میں 3۔افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ بغداد میں امریکی اڈوں پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ تکریت میں راکٹوں کے حملے میں ایک امریکی زخمی ہوا۔ موصل میں تھانے پر حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں 2 افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ بغداد یونیورسٹی میں بم دھماکہ ہوا۔ عراق میں جنگ کے بعد ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد جنگ کے دوران مرنے والوں سے بڑھ گئی ہے۔

سپرسانک اینٹی شپ میزائل کا بھارتی تجربہ بھارت نے سپر سانک کروز اینٹی شپ میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔ مشرقی ریاست اڑیسہ سے فائر کیا جانے والا میزائل بھارت اور روس نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ 440 پونڈ وزنی ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تین ٹن وزنی اور 26 فٹ لمبا میزائل بحری جہاز اور ائرکرافٹ سے فائر کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان 6 مشتبہ القاعدہ ارکان امریکہ کے حوالے کرے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پاکستان سے کہا ہے کہ وہ القاعدہ کے 6 مشتبہ ارکان کو امریکہ کے حوالے کرے۔ ان افراد میں احمد قبدل، ابو دلیس شادی عبداللہ۔ اشرف الدغام، اسماعیل شیلابی اور دجمل مصطفیٰ شامل ہیں۔ پاکستان نے کہا ہے کہ یہ افراد ہماری سرزمین میں نہیں ہیں۔ اگر یہاں داخل ہوئے تو فوراً گرفتار کر لئے جائیں گے۔

دہشت گردی کا ذمہ دار امریکہ ہے ایران نے کہا ہے کہ عراق میں جاری دہشت گردی کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ یہ بات فرانس میں ایران کے سفیر نے ایک نیوز کانفرنس میں کہی۔ صدام کے حامی القاعدہ کے ارکان بھی عراق میں دہشت گردی کر رہے ہیں۔

چیچن جنگجوؤں کے حملے چیچن جنگجوؤں نے مختلف حملوں میں آٹھ روسی فوجی ہلاک کر دیئے۔ چار فوجی روسی پوسٹوں پر حملوں میں ہلاک ہوئے۔ دو روسی فوجی اس وقت جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جب ان کی جیپ بم سے اڑا دی گئی۔

بھارت کی لامحدود ایٹمی سرگرمیاں امریکی کانگرس میں رپورٹ پیش کی گئی ہے کہ بھارت کی لامحدود ایٹمی سرگرمیاں جنوبی ایشیا کے امن کیلئے سنگین خطرہ ہیں۔ بھارت کی طرف سے جاسقک میزائلوں کی تیاری کا مقصد اپنے آپ کو منوانا اور چین کا مقابلہ کرنا ہے۔

کیلی فورنیا کی آگ امریکی ریاست کیلی فورنیا کے جنگلات میں لگنے والی آگ کے باعث جل کر ہلاک ہونے والوں کی تعداد 18 ہو گئی ہے۔ دس ہزار فائر فائٹر آگ کو اہم شاہراہوں اور شہری عمارتوں تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آگ کے باعث ٹرانسمشن کو بری طرح نقصان پہنچا ہے۔ جس کے باعث 80 ہزار شہری بجلی کی سہولت سے محروم ہیں۔ حکومت نے کیلی فورنیا اور میکسکو میں ہنگامی حالت کا اعلان کر رکھا ہے۔ آگ سے ہونے والے نقصانات کا اندازہ 2۔ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

ایران سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیج نے کہا ہے کہ امریکہ ایران سے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کر سکتا ہے بشرطیکہ ایران دہشت گردوں کی حمایت ختم کر دے اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری کا پروگرام بند کر دے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ محدود موضوعات پر بات چیت کیلئے تیار ہیں۔

چین سے کوئی خطرہ نہیں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ چین سے کوئی خطرہ نہیں۔ سرحدی تنازعات مذاکرات سے حل کر لیں گے۔ سکم کے معاملے میں معاملات درست سمت آگے بڑھ رہے ہیں۔ چینی مصنوعات کی بھارت میں اسمگلنگ سے ہماری معیشت کو کوئی خطرہ نہیں۔

فوجی ہیلی کاپٹروں کے حادثات سوڈان اور انڈونیشیا میں فوجی ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے 27۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ وسطی سوڈان میں حادثے کا شکار ہونے والے ملٹری ہیلی کاپٹر میں چھ افسروں سمیت 19 فوجی اور ایک زخمی طالب علم سوار تھا۔ انڈونیشیا ائر فورس کا ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے 7 افراد ہلاک ہوئے۔ دونوں حادثات کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں۔

عالمی اداروں کی سخاوت پر مبصرین کی تنقید عالمی مالیاتی اداروں نے عراق کی تعمیر نو کیلئے اربوں ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم اس امداد سے 10 گنا زیادہ ہے جو عالمی ادارے ایڈز اور غربت سے نمٹنے کیلئے ایشیاء کے غریب ملکوں کو دیتے ہیں۔ نقادوں کے اعداد و شمار کے مطابق عراق کو 33 ارب ڈالر کی امداد دی جا رہی ہے جس میں 20 ارب کی رقم امریکہ دے گا۔ اور غریب ملکوں کیلئے مجموعی طور پر صرف 2.8 ارب ڈالر امداد رکھی گئی ہے۔ نقادوں کا کہنا ہے کہ اوسط آمدنی کا ملک عراق تیل کے بڑے بڑے ذخائر کا ملک ہے۔ آبادی صرف اڑھائی کروڑ ہے۔ اس کو جو امداد دی جا رہی ہے اس سے باقی مستحق ملکوں کیلئے وسائل ختم ہو جائیں گے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	31۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-52
جمعہ	31۔اکتوبر	افطار	5-22
ہفتہ	یکم نومبر	اختتام سحر	5-00
ہفتہ	یکم نومبر	طلوع آفتاب	6-22

ممبروں کے اثاثوں کی تفصیلات جاری۔ سینٹ کے ایک سو ارکان کے اثاثوں کی تفصیلات الیکشن کمیشن نے جاری کردی ہیں جن کے مطابق بیشتر ارکان ارب پتی اور کروڑ پتی ہیں، متعدد کے بیرون ملک بنکوں میں رقوم اور اثاثے ہیں۔ متعدد سینیٹرز نے اپنے اثاثے مارکیٹ کی موجودہ قیمت سے کم ظاہر کئے ہیں۔ سب سے زیادہ امیر ترین رکن سرحد سے آزاد حیثیت میں منتخب ہونے والے اعظم خان سواتی ہیں۔ جنہوں نے اپنی املاک کا تخمینہ تین ارب 36 کروڑ 75 لاکھ روپے سے زائد بتایا ہے۔ شوکت عزیز 40 کروڑ، اسحاق ڈار 29 کروڑ، ڈاکٹر عبداللہ ریاض 26 کروڑ اور لطیف کھوسہ 15 کروڑ کے مالک ہیں۔

12 بھارتی تجاویز میں سے بیشتر منظور۔ پاکستان نے بھارت کی جانب سے پیش کی جانے والی 12 امن تجاویز میں سے مظفر آباد، سری نگر بس سروس سمیت بیشتر تجاویز منظور کر لی ہیں۔ جبکہ مذاکرات سے انکار پر مایوسی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تنازعات پر جامع مذاکرات ناگزیر ہیں۔ سیکرٹری خارجہ ایک نیوز بریفنگ میں بتایا کہ دونوں ملکوں کے حالیہ اقدامات سے پاکستان کو امید ہے کہ اب معنی خیز مذاکرات شروع ہو جائیں گے مقبوضہ کشمیر میں ظلم وستم کی کمی سے سازگار ماحول پیدا ہوگا۔

قومی دولت لوٹنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کی قومی دولت کی لوٹ کھسوٹ کا زمانہ گیا۔ قومی دولت لوٹنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان میں صاف ستھرے اور شفاف حکومتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ جمہوریت مضبوط ومستحکم بنائی جائے گی۔ وہ یورپی پارلیمنٹ کے 8 رکنی گروپ سے گفتگو کر رہے تھے۔ صدر نے کہا جمہوری عمل اچھے انداز میں چل رہا ہے، دہشت گردی اور انتہا پسندی کو انسانیت کے لئے زہر قاتل قرار دیتے ہوئے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہماری شرکت مستقل ہے۔ اور ہم دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف روز بروز کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور اس ضمن میں پاکستان کا امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے ساتھ گہرا رابطہ ہے۔ امریکہ نہ صرف دہشت گردی کے خلاف ہماری لڑائی سے آگاہ ہے بلکہ ہماری کوششوں اور کردار کا معترف بھی ہے۔

اپوزیشن کی مثبت تجاویز کو حکومتی پالیسی کا حصہ بنائیں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اپوزیشن کی مثبت تجاویز کو حکومتی پالیسی کا حصہ بنائیں گے۔ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن اراکین کی بزنس پر بحث اور ان کے نکتہ نظر کو سن کر ان کی مثبت تجاویز سے گائیڈ لائن کی جاتی ہے۔ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ میں اخبار نویسوں سے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مفاد عامہ میں قانون سازی، حکومت اور اپوزیشن کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ ہم نے نئے سیاسی کلچر کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اسمبلی کے اندر اور باہر باہمی مشاورت سے ایسی منصوبہ بندی کی ہے۔ جس سے عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف ملے گا اور ان کے مسائل کی راہ میں رکاوٹیں دور ہوں گی۔

پنجاب میں وکلاء کا احتجاج۔ فین روڈ پر وکلاء کے چیمبرز مسمار کرنے کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء کی اکثریت نے بطور احتجاج عدالتوں کا بائیکاٹ کرکے یوم سیاہ منایا۔ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی کال پر صوبہ بھر کی بار ایسوسی ایشن کے دفاتر پر سیاہ پرچم لہرائے گئے اور وکلاء نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں۔

جمہوری اداروں کے تسلسل میں رکاوٹ نہیں ڈالنے دیں گے۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی کارروائی کو بغیر کسی رکاوٹ کے چلایا جائے گا۔ جبکہ مجلس عمل سے مذاکرات کا حتمی راؤنڈ بھی جلد شروع ہوگا۔ ارکان پارلیمنٹ جمہوری نظام کی مضبوطی اور اس کے تسلسل کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا جمہوری اداروں کا استحکام اور تسلسل ہم سب کے مفاد میں ہے اور ہم کسی بھی گروپ یا سیاسی جماعت کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ جمہوری اداروں اور جمہوریت کے تسلسل میں رکاوٹ ڈالیں۔ ہم مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں اور متنازعہ امور کو بات چیت کے ذریعے ہی حل کریں گے۔

زرعی قرضے واپس نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سٹیٹ بنک نے زرمبادلہ کی رقوم کو بیرون ملک انوسٹ کیا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری آئی ہے۔ یہ قومی دولت ہے اس کی بیرون ملک منتقلی جیسے بیانات سے قبل سیاستدانوں کو حقائق معلوم کر لینے چاہئیں۔ یہ حساس نوعیت کا معاملہ ہے، زرعی قرضے واپس نہ کرنے والوں کے خلاف بنک قوانین کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔

ممبران اسمبلی کو بلا امتیاز ترقیاتی فنڈز دیئے جائیں گے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ صوبے کی ترقی وخوشحالی کے لئے ممبران اسمبلی کو بلا امتیاز ترقیاتی فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا تا کہ ہر ضلع اور قصبہ میں ترقیاتی کاموں کی تکمیل سے غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ دیگر عوامی مشکلات کا بھی ازالہ ہو سکے۔

طالبان کا پاکستان میں چھپنا ناممکن بنا دیا ہے۔ پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ پاک فوج کے اقدامات کے نتیجہ میں طالبان کا پاکستان میں چھپنا ممکن نہیں رہا ہے۔ غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کو سرحد کی نگرانی کے لئے مزید امداد چاہئے۔ ہمیں بغیر پائلٹ کے طیارے، ہیلی کاپٹرز اور اندھیرے میں دیکھنے والے آلات کی ضرورت ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں کی اکثریت دہشت گردی کے خلاف اٹھائے جانے والے حکومتی اقدامات کی حمایت کرتی ہے۔

قرضوں کا آخری پروگرام چل رہا۔ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کو بہت جلد بیرونی قرضوں سے نجات مل جائے گی۔ اور حکومت ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگی۔ ہر شعبہ میں خوشحالی اور ترقی کے علاوہ وسائل میں اضافہ حکومت کے انقلابی اقدامات ہیں۔ جس کے ثمرات ہر شخص تک پہنچیں گے۔ آئی ایم ایف سے قرضوں کا آخری پروگرام چل رہا ہے۔ جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی سخت ایکشن لیا جائے گا۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2003ء مبلغ پچانوے روپے صرف (Rs.95/-) بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد کرکے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

مکان کرایہ پر درکار ہے
ربوہ کے مرکزی محلہ جات میں فیملی کی رہائش کیلئے تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ ایک ماڈرن کوٹھی عرصہ چھ ماہ کیلئے کرایہ پر درکار ہے۔ اگر فرنشڈ ہو تو قابل ترجیح ہوگی۔
رابطہ: 04524-212512

برائے فروخت
مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
انٹرنیٹ کیفے Don Valley
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
ایڈریس انصار مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ

روحانی اور جسمانی فٹنس کا راز روزہ اور FB فائٹولیکا بیری دالوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
اور عید پر رہیں ہلکے پھلکے اور سمارٹ
(جرمن اور پاکستانی ہومیو ادویات کے سٹاکسٹ)
F.B ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ: PH:04524-212750

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما: صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
موسم سرما: صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 6 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس 04524-213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649، رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز کیکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com